قرآنی

بیان

خواہش پرستی کا انجام

(پارہ:26، سورۂ احقاف:20)

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی)

کے تحت مساجد کے لیے

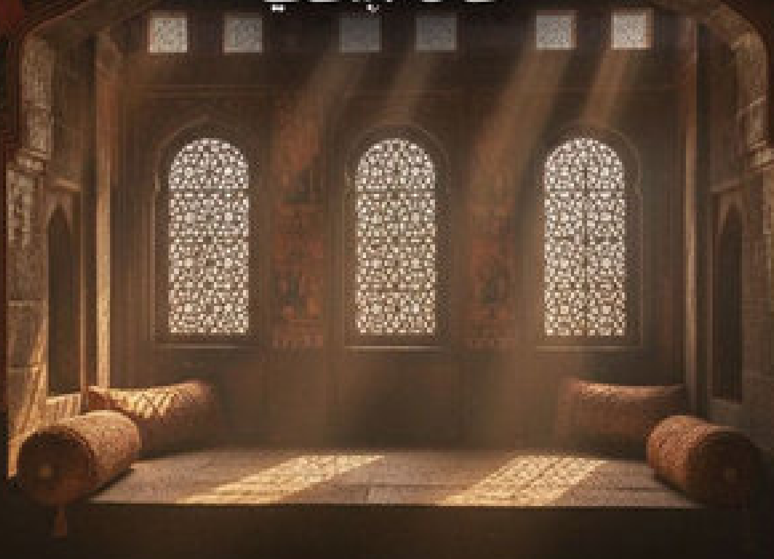

06 فروری، 2026ء (بمطابق: 17 شعبان شریف، 1447ھ)

کے جمعۃ المبارک کا

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
06 فروری، 2026ء (بمطابق: 17 شَعْبَان شریف، 1447ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

(پارہ: 26، سورۂ احقاف: 20)

خواہش پرستی کا انجام

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿.. جو دِل کرے خرید لیتے ہو...؟ صفحہ: 04
✿.. اَہْلِ بیت سے مُتَعَلِّق خواہشِ مصطفےٰ صفحہ: 11
✿.. دُنیاوی فکروں میں رہنے کے نقصانات صفحہ: 13
✿.. دُنیوی فِکْریں چھوڑو! آخرت کے لیے فارغ ہو جاؤ! صفحہ: 17

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ

Islamic Research Center

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

دُرودِ پاک کی فضیلت

اَرْبعینِ عطّار، قِسط: 2، صفحہ: 7، حدیثِ پاک نمبر: 7 ہے:

اِنِّی رَاَیْتُ الْبَارِحَۃَ عَجَبًا وَّرَاَیْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِیْ یَزْحَفُ عَلَی الصِّرَاطِ مَرَّۃً وَّیَجْثُوْ مَرَّۃً فَجَاءَتْہُ صَلَاتُہٗ عَلَیَّ فَاَخَذَتْ بِیَدِہٖ فَاَقَامَتْہُ عَلَی الصِّرَاطِ حَتّٰی جَاوَزَ

ترجمہ: میں نے پچھلی رات عجیب واقعہ دیکھا: میرا ایک اُمّتی پُل صِراط پر کبھی گھسٹ کر اور کبھی گھٹنوں کے بَل چل رہا تھا، اِتنے میں وہ درود آیا جو اُس نے مجھ پر بھیجا تھا، درودِ پاک نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے پُل صِراط پر کھڑا کر دیا یہاں تک کہ اُس نے پُل صراط پار کر لیا۔(1)

وضاحت: دُرودِ پاک اُسے پُل صِراط پار کروا کر جنّت میں لے گیا۔(2)

پڑھتی دُرودیں دوڑیں گی حوریں لاشہ جو لے گا نامِ مُحَمَّد
روزِ قیامت میزان و پُل پر دے گا سہارا نامِ مُحَمَّد
بیڑا تباہی میں آ گیا ہے دے دے سہارا نامِ مُحَمَّد

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... معجم کبیر، جلد: 3، صفحہ: 470، حدیث: 5566۔
2 ... تیسیر شرح جامع الصغیر، جلد: 1، صفحہ: 370۔

قَالَ اللہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

اَذْهَبْتُمْ طَیِّبٰتِكُمْ فِیْ حَیَاتِكُمُ الدُّنْیَا وَ اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَاۚ فَالْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ۠ ﴿۲۰﴾ (پارہ:26، سورۂ احقاف:20)

صَدَقَ اللہُ الْعَظِیْم وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: تم اپنے حصے کی پاک چیزیں اپنی دُنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے اور ان سے فائدہ اُٹھا چکے تو آج تمہیں ذلت کے عذاب کا بدلہ دیا جائے گا کیونکہ تم زمین میں ناحق تکبُّر کرتے تھے اور اِس لیے کہ تم نافرمانی کرتے تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیتِ کریمہ کی مُختَصَر وضاحت

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے پارہ:26، سُورۂ احقاف کی آیت:20 کا کچھ حصّہ سننے کی سعادت حاصِل کی، اِس آیتِ کریمہ میں بات غیر مسلموں کی ہو رہی ہے، غیر مسلم روزِ قیامت جب اللہ پاک کی بارگاہ میں پہنچیں گے، رُسوائی اُن کا مقدّر ہو گی، رحمت سے مَحرُوم، جہنّم کے حقدار ہوں گے،[1] تب اِن سے کہا جائے گا:

اَذْهَبْتُمْ طَیِّبٰتِكُمْ فِیْ حَیَاتِكُمُ الدُّنْیَا وَ اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَاۚ فَالْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِی الْاَرْضِ

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: تم اپنے حصے کی پاک چیزیں اپنی دُنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے اور ان سے فائدہ اُٹھا چکے تو آج تمہیں ذلت کے

1... تفسیر طبری، پارہ:26، سورۂ احقاف، زیرِ آیت:20، جلد:11، صفحہ:289۔

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿٢٠﴾ (پارہ:26، سورۂ احقاف:20)	عذاب کا بدلہ دیا جائے گا کیونکہ تم زمین میں ناحق تکبُّر کرتے تھے اور اِس لیے کہ تم نافرمانی کرتے تھے۔

اَوَّل تو غیر مسلموں کو روزِ قیامت ذِلّت کا عذاب ہو گا، مزید اِس مَقام پر اُن کی آخرت میں ناکامی اور عذاب میں گرفتار ہونے کے 3 اسباب بیان کیے گئے: (1): تکبُّر کہ یہ غیر مسلم حق کے مقابلے میں تکبُّر کرتے تھے (2): اللہ پاک کی نافرمانی کہ اِیمان قبول نہ کیا (3): لذّتوں میں مَشْغُول ہو کر سب نعمتیں دُنیا ہی میں ختم کرلینا، آخرت کے لیے کچھ بھی نہ بچانا۔

ثواب کی خاطِر لذتیں چھوڑنا

اِس آیت میں اللہ پاک نے دُنیَوی لذّتوں اور عیش و عشرت کو اِختیار کرنے پر غیر مسلموں کی مَذمّت اور انہیں مَلامَت فرمائی ہے، اسی لیے رسولِ کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّم، آپ کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم اور اُمّت کے دیگر نیک لوگ دُنیا کے عیش و عِشرت اور اِس کی لذّتوں سے کنارہ کَش رہتے تھے اور زُہد و قناعت والی زندگی گزارنے کو ترجیح دیتے تھے تاکہ آخرت میں اِن کا ثواب زیادہ ہو۔

جو دِل کرے خرید لیتے ہو...؟

حضرت جابِر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیِٔ رسول ہیں، ایک مرتبہ آپ راستے سے گزر رہے تھے، ہاتھ میں گوشت تھا، مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے آپ کو دیکھ لیا، پُوچھا: جابِر! کیا لیے جاتے ہو؟ عرض کیا: گوشت کھانے کو

جی چاہ رہا تھا، لہٰذا بازار سے خرید لایا ہوں۔ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا:

كُلَّمَا اشْتَهَيْتَ شَيْئًا اِشْتَرَيْتَهُ؟

ترجمہ: تمہیں جب کسی چیز کی خواہش ہو تو خرید لیتے ہو؟

اَمَا تَخْشَى اَنْ تَكُوْنَ مِنْ اَهْلِ هٰذِهِ الْآيَةِ

ترجمہ: کیا ڈرتے نہیں ہو کہ اِس آیت میں جن کا ذِکر ہے، کہیں اُن میں سے نہ ہو جاؤ![1]

اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: تم اپنے حصے کی پاک
(پارہ:26، سورۂ احقاف:20)	چیزیں اپنی دُنیا ہی کی زندگی میں فنا کرچکے۔

کاش! ہمارے حصّے میں لکڑیاں ہوتیں

جب حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عنہ ملکِ شام میں گئے تو اُن کے لیے ایسا لذیذ کھانا تیار کیا گیا کہ اس سے پہلے اتنا لذیذ کھانا دیکھا نہیں گیا تھا، حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا:

هٰذَا لَنَا! فَمَا لِفُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْنَ مَاتُوْا وَهُمْ لَا يَشْبَعُوْنَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ

یہ کھانا ہمارے لیے ہے تو ان محتاج مسلمانوں کے لیے کیا تھا جو اِس حال میں فوت ہو گئے کہ انہوں نے جَو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی؟

حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ عنہ نے عرض کی:

لَهُمُ الْجَنَّةُ

ان کے لیے جنّت ہے۔

1 ...زہد لامام احمد بن حنبل، زھد عمر بن الخطاب رَضِیَ اللہُ عنہ، صفحہ:163، حدیث:653۔

یہ سُن کر حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عنہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور آپ نے فرمایا:

لَئِنْ کَانَ حَظُّنَا مِنْ ھٰذَا الْحُطَامِ وَذَھَبُوْا بِالْجَنَّۃِ لَقَدْ بَایَنُوْنَا بَوْنًا بَعِیْدًا

کاش! ہمارے لیے دُنیا کا حصہ چند لکڑیاں ہوتیں، وہ محتاج مسلمان اپنے حصے میں جنّت لے گئے، ہم میں اور اُن میں بہت فرق ہے۔[1]

دُنیا کے حلال میں حساب ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں یہ یاد رہے کہ دُنیا کی حلال چیزوں سے لذّت اُٹھانا گُناہ نہیں ہے، بالکل جائِز ہے۔ البتہ! حلال نعمتوں کا بھی حساب تو ہونا ہے۔ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علیُ المرتضیٰ شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ عنہ کی خِدمت میں سُوال ہوا: دُنیا کے مُتَعلِّق آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: حَلَالُھَا حِسَابٌ وَحَرَامُھَا عَذَابٌ دُنیا کی حرام چیزوں پر عذاب ہے اور حلال نعمتوں کا روزِ قیامت حساب ہوگا۔[2]

اللہُ اکبر! تصوُّر باندھیے! قیامت کا 50 ہزار سالہ دِن، سب اگلے پچھلے حاضِر ہوں گے، میزانِ عمل رکھ دیا جائے گا، سورج گرمی برسا رہا ہوگا، تانبے کی زمین خُوب دہکتی ہوگی، اِس حالت میں اُس تانبے کی دہکتی ہوئی زمین پر کھڑے ہو کر حساب دینا کتنا مشکل ہوگا، اگر آج ہم حلال ہی سہی مگر لذّتوں کا شکار ہو جائیں، دُنیا کی نعمتیں خُوب استعمال کرتے رہیں، روزِ قیامت اِن کا حساب دینا پڑے گا، تب کیا کریں گے۔

ولیُ اللہ کی اَنوکھی دعوت

حضرتِ حاتِم اَصَمّ رحمۃُ اللہِ علیہ کو ایک مالدار شخص نے اِصرار کرتے ہوئے کھانے کی

1 ...تفسیر در منثور، پارہ:26، سورۂ احقاف، زیرِ آیت:20، جلد:7، صفحہ:447۔
2 ...موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب ذم الدنیا، جلد:5، صفحہ:26، رقم:17۔

دعوت دی، فرمایا: میری یہ 3 شرطیں مانو تو آؤں گا (1): میں جہاں چاہوں گا بیٹھوں گا (2): جو چاہوں گا کھاؤں گا (3): جو کہوں گا وہ تمہیں کرنا پڑے گا۔ اُس مالدار نے وہ تینوں شرطیں منظور کرلیں۔ اللہ پاک کے نیک بندے کی زیارت کے لیے کافی لوگ جمع ہو گئے۔ مقرّرہ وقت پر حضرتِ حاتِمِ اَصَمّ رحمۃُ اللہِ علیہ بھی تشریف لے آئے اور جہاں لوگوں کے جُوتے پڑے تھے وہاں بیٹھ گئے۔ جب کھانا شُروع ہوا، حاتِمِ اَصَمّ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی جَھولی میں ہاتھ ڈال کر سُوکھی روٹی نکال کر تناوُل فرمائی۔ جب دعوت کا اِختِتام ہوا، مَیزبان سے فرمایا: **چُولہا لاؤ اور اُس پر توّا رکھو،** حکم کی تعمیل ہوئی، جب توا آگ کی تَپِش سے اَنگارہ کی طرح سُرخ ہو گیا تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اُس پر ننگے پاؤں کھڑے ہو گئے اور فرمایا: میں نے آج کے کھانے میں سُوکھی روٹی کھائی ہے۔ یہ فرما کر توے سے نیچے اُتر آئے اور حاضِرین سے فرمایا: اب آپ حضرات بھی باری باری اِس تَوے پر کھڑے ہو کر جو کچھ ابھی کھایا ہے اُس کا حساب دیجیے۔ یہ سُن کر لوگوں کی چیخیں نکل گئیں، بَیک زَبان بول اُٹھے: یاسیّدی! ہم میں اِس کی طاقت نہیں، (کہاں یہ گرم گرم توا اور کہاں ہمارے نَرم نَرم قدم! ہم تو گنہگار دُنیا دار لوگ ہیں) آپ نے فرمایا: جب اِس دُنیوی گرم توے پر کھڑے ہو کر آج صِرف ایک وَقت کے کھانے کی نعمت کا حساب نہیں دے سکتے تو کل بَروزِ قِیامت آپ حَضرات زِندَگی بھر کی نعمتوں کا حساب کس طرح دیں گے..؟ پھر آپ نے سورۂ تکاثر کی آخِری آیت کی تلاوت فرمائی:

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ۠ ﴿۸﴾ (پارہ:30، سورۂ تکاثر:8)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: پھر بیشک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کے مُتَعلّق پوچھا جائے گا۔

یہ رِقّت انگیز اِرشاد سُن کر لوگ دَھاڑیں مار کر رونے اور گناہوں سے تَوبہ تَوبہ

پکارنے لگے۔[1]

اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

صَدَقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پُوچھے لَجائے کو لَجانا کیا ہے[2]

وضاحت: اے مالک کریم! اپنے پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی حیا کے صدقے مجھ سے حساب نہ لینا، بغیر پوچھ گچھ کے میری بخشش فرما دے، شرمندہ شخص کو مزید کیا شرمندہ کرنا...؟ وہ تو پہلے ہی بڑا شرم سار ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہم اور ہماری لذّت پرستیاں

پیارے اسلامی بھائیو! افسوس کی بات ہے کہ آج ہم دُنیا پرستی میں کچھ زیادہ ہی آگے نکل گئے ہیں، اللہ پاک نے غیر مسلموں کا وَصف بیان کیا:

اَذْهَبْتُمْ طَیِّبٰتِكُمْ فِیْ حَیَاتِكُمُ الدُّنْیَا وَ اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَاۚ (پارہ:26، سورۂ احقاف:20)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: تم اپنے حصے کی پاک چیزیں اپنی دُنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے اور ان سے فائدہ اُٹھا چکے۔

یہ ہے تو غیر مسلموں کا وَصف مگر افسوس! بہت سارے مسلمانوں نے بھی اِس بُرے عیب کو کافی حَد تک اَپنا لیا ہے، ہمارے سامنے صِرف دُنیا ہی دُنیا ہوتی ہے، آخرت کا فائدہ کم ہی لوگ دیکھتے ہیں ❁ ہماری زندگی کا مقصد: اُونچی کوٹھیاں بنانا، کاریں خریدنا، امیر ہونا،

1... تذکرۃ الاولیاء، باب بیست وہفتم، ذکر حاتم اصم، جز:1، صفحہ:222 مفصلاً۔
2... حدائقِ بخشش، صفحہ:171۔

بزنس بڑھانا ❁ ہماری دِن رات کی روٹین: کمانا، کھانا، پہننا، سونا ❁ ہماری خواہشات: شہرت، عزّت، وَاہ وَا، سب سے نمایاں دِکھنا، سب سے نمایاں رہنا ❁ افسوس کی بات یہ ہے کہ جو خالصتاً دِینی چیزیں ہیں، یعنی وہ کام جن سے ہم آخرت کما سکتے ہیں، آج کل لوگ وہ اُخرَوِی کام بھی دُنیاوِی لذّت کے تحت کرنے لگے ہیں، مثال کے طور پر ❁ عِلْم سیکھنا اچھا عمل ہے مگر ہمارے ہاں عِلْم صِرْف و صِرْف نوکری پانے، پیسا کمانے کے لیے سیکھا جانے لگا ہے، اسی لیے تو لوگ ڈگریاں اکٹھی کرتے ہیں، عِلْمِ دین سیکھنے کی طرف دھیان نہیں دیتے ❁ اسی طرح عِبَادت تو آخرت کے لیے ہی کی جاتی ہے نا، مگر ہمارے ہاں لوگ عبادت کی بھی نمائش کر ڈالتے ہیں تاکہ دُنیا میں عزّت ملے، شہرت ہو، لوگوں کو پتا چلے کہ ما بدولت ❁ بہت سخی ہیں ❁ بڑے نمازی پرہیز گار ہیں۔

غرض؛ ہماری نگاہوں کی ابتدا و اِنتہا صِرْف دُنیا بنتی چلی جارہی ہے، ہم نے کچھ آخرت کے لیے بھی بچا کر رکھنا ہے، اِس جانِب توَجُّہ ہی نہیں جاتی ہے، کاش! ہم دُنیا کی بجائے آخرت کے طلب گار بن جاتے۔

دُنیا فانی، آخرت باقی ہے

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَیْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْؕ لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا

(پارہ:3، سورۂ آلِ عمران:15)

تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان: (اے حبیب!) تم فرماؤ، کیا میں تمہیں ان چیزوں سے بہتر چیز بتادوں؟ (سنو، وہ یہ ہے کہ) پرہیز گاروں کے لئے ان کے ربّ کے پاس جنّتیں ہیں جن کے نیچے

نہریں جاری ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

یعنی اے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم !لوگوں سے فرمایئے!کہ کیا مَیں تمہیں دُنیوی مال ودولت، سونا چاندی، کاروبار، باغات، عُمدہ سواریوں اور بہترین مکانات سے اچھی، عمدہ اور بہتر چیز بتادُوں؟ سنو!وہ اللہ پاک کے قُرب کا گھر یعنی جنّت ہے، اِس میں دُودھ، شہد، پاکیزہ شراب کی نہریں بہہ رہی ہیں، یہ جنّت پرہیز گاروں کے لیے ہے اور وہ اِس میں ہمیشہ رہیں گے۔(1)

غیر مسلموں کے لیے دُنیا اور ہمارے لیے آخرت

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، دیکھا: ایک چمڑے کا تکیہ ہے، جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی ہے، سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اُس تکیے پر ٹیک لگائے کُھردرے بان(*Coarse Fibre Cords*)سے بُنی ہوئی چارپائی پر لیٹے ہوئے ہیں، چارپائی پر کوئی بستر یا کپڑا بھی نہیں تھا، جب سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم چارپائی سے اُٹھے تو آپ کے جسم مبارک پر بان کے نشانات پڑے ہوئے تھے۔

آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا سے بے رغبتی کا یہ منظر دیکھ کر عاشِقِ صادِق حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا دِل بھر آیا، آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے عاشقِ زار کو روتے دیکھا تو فرمایا: اے عمر! کیوں روتے ہو؟ عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم !خُدا کی قسم! مَیں جانتا ہوں کہ آپ اللہ

1... تفسیر صراط الجنان، پارہ:3، سورۂ آلِ عمران، زیر آیت:15، جلد:1، صفحہ:446ملتقطاً۔

پاک کے رسول ہیں، بارگاہِ الٰہی میں آپ کا بڑا اُونچا مقام ہے، آپ قیصر و کِسریٰ (روم اور ایران کے بادشاہوں) سے بہت زیادہ عزّت والے ہیں، یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! مجھے رونا اِس بات پر آیا کہ قیصر و کسریٰ تو دُنیوی نعمتوں میں عیش سے زندگی گزاریں اور آپ اللہ پاک کے رسول ہونے کے باوُجود ایسی زاہدانہ زِندگی بسر فرماتے ہیں؟ عاشِقِ زار کی تشویش سُن کر سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عُمر! کیا تم اِس پر راضی نہیں کہ اُن غیر مسلموں کے لیے دُنیا ہے اور ہمارے لیے آخرت ہے؟[1]

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے آقا، پیارے پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دُنیا سے کس قدر بے رغبتی رکھتے تھے، یہاں کی فانی نعمتوں اور عیش و عشرت سے دُور رَہتے ہوئے کیسی سادہ اور زاہِدانہ زندگی گزارا کرتے تھے۔

سلام اُس پر کہ جس نے بے کسوں کی دَستگیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اُس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اُس پر کہ سادہ بوریا جس کا بچھونا تھا

اَہلِ بیت سے مُتَعَلِّق خواہشِ مصطفےٰ

روایت ہے: پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ تھی کہ سَفَر کی ابتدا بھی بی بی فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کے گھر مبارَک سے کرتے تھے اور واپسی پر بھی سب سے پہلے اِنہی کے گھر تشریف لاتے تھے۔ ایک مرتبہ پیارے آقا، مکی مَدَنی

1 ...الزھد لامام احمد بن حنبل، زہد عمید بن عمیر، صفحہ:448، حدیث:2370۔

مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سَفَر سے واپس تشریف لائے، حضرت فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کے گھر پہنچے، دیکھا کہ دروازے پر نقش و نگار والا خوبصُورت پردہ لٹک رہا ہے اور حَسَنَیْن کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عنہما کے ہاتھ میں چاندی کی بنی کوئی چیز ہے۔ یہ دیکھ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم اُن سے مِلے بغیر ہی واپس تشریف لے آئے۔ حضرت بی بی فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کو اندازہ ہو گیا، آپ نے فوراً وہ پردہ اُتارا، حَسَنَیْن کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عنہما سے وہ چاندی کی چیز لی اور بارگاہِ رسالت میں بھیج دی۔

اب حَسَنَیْن کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عنہما ننھے شہزادے تھے، اُن سے وہ چیز لی گئی تو دونوں رونے لگے، روتے روتے ہی بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے ایک صحابی کو وہ چاندی عطا فرمائی اور حکم دیا: اسے بیچ دَو اور اس کے بدلے فاطمہ کے لیے لکڑی کا بنا ہوا ہار لے آؤ! بیشک یہ میرے اَہْلِ بیت ہیں، مجھے پسند نہیں ہے کہ یہ اپنی نعمتیں دُنیا ہی میں استعمال کر لیں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی...!! ہمارے ہاں بچوں کو موبائِل تھمائے جاتے ہیں، بچے اس میں جو چاہیں دیکھیں، بچپن ہی میں اُن کے ذہن خراب ہوں، سوچیں اُلٹ پلٹ ہو جائیں، کوئی پَروا نہیں ہوتی، اگر کہا جائے کہ بھائی! بچوں کو موبائِل نہ دیا کرو! جواب ملتا ہے: کیا کریں، بچے روتے بہت ہیں۔

اللہ! اللہ! دیکھیے! ہمیں اپنے بچوں سے اتنی محبّت نہیں ہے، جتنی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو حَسَنَیْن کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عنہما سے تھی، وہ دونوں شہزادے، جن کی آنکھ کا آنسو آسمان کے فِرشتے بھی گوارا نہیں کرتے، وہ دونوں شہزادے رَو رہے ہیں، اِس کے باوُجود

---

1 ... مسند احمد، مسند الانصار، حدیث ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ عنہ، جلد:9، صفحہ:227، حدیث:23002۔

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُن سے چاندی کی وہ چیز لے لی اور کیا فرمایا: میں نہیں چاہتا کہ یہ اپنی نعمتیں دُنیا ہی میں استعمال کر لیں۔

دُنیاوی فکروں میں رہنے کے نقصانات

حدیثِ پاک میں ہے:

مَنْ اَصْبَحَ وَالدُّنْیَا اَکْبَرُ ھَمِّہٖ اَلْزَمَ اللہُ قَلْبَہٗ اَرْبَعَ خِصَالٍ، لَایَنْفَكُّ مِنْ وَّاحِدَۃٍ حَتّٰی یَاْتِیَہِ الْمَوْتُ ھَمًّا لَّا یَنْقَطِعُ اَبَدًا، وَشُغْلٌ لَا یَتَفَرَّغُ اَبَدًا، وَفَقْرٌ لَا یَبْلُغُ غِنًی اَبَدًا، وَاَمَلٌ لَا یَبْلُغُ مُنْتَہَاہُ اَبَدًا

ترجمہ: جس نے اِس حالت میں صُبح کی کہ اُس کا سب سے بڑا مقصد (**Goal**) دُنیا ہو تو اُس کا اللہ پاک کی رِضا و قُربت سے کچھ تَعَلُّق نہیں اور اللہ پاک اُس کے دِل میں 4 چیزیں پیدا کر دیتا ہے: (1): ایسا غم جو کبھی ختم نہ ہو (2): ایسی مَشْغُولِیَّت جس سے فَراغت نہ ہو (3): ایسا فقر جس کے بعد خُوشحالی نہ ہو اور (4): ایسی اُمّید جو کبھی پُوری نہ ہو۔[1]

اللہُ اکبر! آج ہم اپنی حالت پر بھی ذرا غور کر لیں اور حدیثِ پاک میں بیان کی گئی ان 4 آفات کو سامنے رکھ کر اپنا جائِزہ بھی لے لیں۔ افسوس! حالت یہ ہے کہ ہماری پہلی اور آخری فکر بس دُنیا، دُنیا اور دُنیا ہی رہ گئی ہے۔ یہ 4 آفات بھی گویا معاشرے میں گھر کر چکی ہیں۔

پہلی آفت: نہ ختم ہونے والا غم

پہلی آفت: فرمایا:

ھَمًّا لَّا یَنْقَطِعُ اَبَدًا یعنی نہ ختم ہونے والا غم۔

---

1 ...مسند فردوس، جلد: 3، صفحہ: 580، حدیث: 5818۔

ذرا غور کیجیے! آج کون خوش ہے؟ ❁ کسی کا باپ بیمار ہے تو کسی کی ماں ❁ کسی کا بچہ بیمار ہے تو کوئی بے روزگار ❁ کوئی تنگدست ہے تو کوئی قرض دار ❁ کسی کے ساتھ کچھ مسئلہ ہے تو کسی کے ساتھ کچھ، اَلغرض! لوگوں کی بڑی تعداد کسی نہ کسی غم میں گرفتار ہے، حالات ایسے ہیں کہ ایک غم اور پریشانی سے ابھی نکلتے نہیں ہیں، دوسری تیار کھڑی ہوتی ہے، کسی شاعِر نے کہا تھا:

اِک اور دریا کا سامنا تھا مُنِیرؔ مجھ کو
میں ایک دریا کے پار اُترا تو میں نے دیکھا

وضاحت: یعنی بڑی مشکلوں سے میں نے ایک غم کا دریا پار کیا تھا، ابھی پار کر کے نکلا ہی تھا تو سامنے غم کا ایک اور دریا موجود تھا۔

بس ایسے ہی کچھ حالات ہمارے چلتے رہتے ہیں۔ یقیناً دُنیا میں پریشانیاں نیک لوگوں کو بھی آتی ہیں مگر ہمیں فِکْر کرنی چاہیے کہ یہ پے دَر پے پریشانیاں اور غم آتے چلے جانا کہیں دُنیاوِی فِکروں کا نتیجہ تو نہیں ہے؟

دوسری آفت: نہ ختم ہونے والی مَشْغُولِیَّت

جو شخص اِس حالت میں صبح کرتا ہے کہ اُس کا سب سے بڑا مقصد دُنیا ہو تو اُس پر دوسری آفت یہ ڈالی جاتی ہے کہ **وہ ایسی مَشْغُولِیَّت میں پھنس جاتا ہے جس سے فراغت نہ ہو۔**

اب یہ بھی ہمارے ہاں بڑا عام مسئلہ ہے، ہم میں سے کسی سے پُوچھ لیں: ٹائِم ہے؟ جواب ملے گا: نہیں بھائی! ٹائِم نہیں ہے۔ بہت مصروف ہوں۔ عجیب حالت ہے، کام ہیں کہ ختم ہونے کا نام نہیں لیتے، مصروفیات ہیں کہ کم ہوتی ہی نہیں ہیں اور ذرا بیٹھ کر ہم اپنا جائِزہ

لیں تو پتا چلے گا کہ ہاتھ کچھ بھی نہیں آیا۔ پتا نہیں کہاں مصروف رہتے ہیں؟ پتا نہیں کیا کرتے رہتے ہیں؟ کام اتنے زیادہ، نتائج نظر ہی نہیں آتے ❁ یُوں مالداروں کو دیکھ لیجیے! اُن کی مصروفیات بڑھتی ہی رہتی ہیں، ایک دُکان چل پڑی تھی، اب دوسری کی فکر ہے ❁ ایک کاروبار کھل گیا، اب اُس کی برانچز (**Branches**) بنانے میں مَشْغُول ہو گئے، جب مقصد دُنیا بن جائے تو آدمی دُنیا کی فِکْر میں یُوں لگ جاتا ہے کہ آخرت کے لیے ٹائم ہی نہیں ملتا۔

تیسری آفت: مُفْلِسی

جو شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کا سب سے بڑا مقصد دنیا ہوتا ہے تو اس پر تیسری آفت یہ ڈالی جاتی ہے کہ **وہ ایسی مُفْلِسی میں پھنس جاتا ہے کہ کبھی مالدار نہیں ہوتا۔** شاید آپ سوچیں کہ معاشرے میں ایسے کئی اَفراد ہیں جنہیں صبح و شام مال کمانے کی فکر ہوتی ہے لیکن اِس کے باوجود وہ مفلس نہیں بلکہ مالدار ہوتے ہیں تو یاد رکھیے! اصل مالداری یہ نہیں کہ کسی کے پاس مال و دولت کی کثرت ہو بلکہ اصل مالداری یہ ہے کہ بندہ دِلی طور پر مالدار ہو۔ حضرتِ شیخ سعدی رحمۃُ اللہِ علیہ نے بڑی پیاری بات اِرشاد فرمائی ہے:

تَوَنگری بَہ دِل سَت نَہ بَہ مَال | بُزُرْگی بَہ عَقْل سَتْ نَہ بَہ سَال

وضاحت: **تَوَنگری** (یعنی مالدار ہونا) دل سے ہے نہ کہ مال و دولت سے، **بُزُرْگی** عقل سے ہے نہ کہ عُمر کے لحاظ سے۔

مالدار ہونے کے باوُجود مُفلس

جو شخص دِلی طور پر مالدار نہیں وہ بظاہر کتنا ہی مالدار ہو مُفلس ہی ہوتا ہے، ایسے شخص کو مال کی ہَوَس زیادہ ہوتی ہے، وہ اپنا مال بڑھانے کے لیے پرائز بانڈز (**Prize bonds**) جمع

کر کے رکھتا ہے، اُس کا اپنے ملک میں کاروبار کرنے سے پیٹ نہیں بھرتا تو دیگر ممالک کا رُخ کرتا ہے اور یوں دُنیا بھر میں کاروبار پھیلا دیتا ہے لیکن افسوس! دُنیوی مصروفیت کی وجہ سے وہ دین کے لیے وقت نہیں نکال پاتا۔ یاد رکھیے! **جس میں دُنیوی مال و دولت کی ہَوَس نہ ہو اور وہ رات کو کھانا کر کھا کر اطمینان سے سو جاتا ہو وہی سب سے بڑا مالدار ہے۔** وہ بے چارہ کیا مالدار ہے جسے نہ دن میں آرام ملتا ہے نہ رات میں، اگر رات کو تھک ہار کر سوتا ہے تو کاروبار کی فکر سے اُس کی آنکھ کھل جاتی ہے۔

چوتھی آفت: نہ ختم ہونے والی اُمّید

جو شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اُس کا سب سے بڑا مقصد دنیا ہو تو اس پر چوتھی آفت یہ ڈالی جاتی ہے کہ **وہ ایسی اُمّید میں پھنس جاتا ہے جو کبھی پوری نہیں ہوتی۔**

پیارے اسلامی بھائیو! یہ دُنیا کو اپنا مقصدِ حیات بنا لینے کی آفات ہیں۔ اللہ پاک ہمیں ان آفات سے محفوظ فرمائے۔ کاش! ہم اپنی آخرت کی فِکْر کرنے والے بن جائیں۔

دُنیا کو آخرت پر ترجیح مت دیجیے!

پارہ:25، سورۂ شُوریٰ، آیت:20 میں اللہ پاک اِرْشاد فرماتا ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ۝۲۰

(پارہ:25، سورۂ شوریٰ:20)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اس کے لیے اس کی کھیتی میں اضافہ کر دیتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اسے اس میں سے کچھ دے دیتے ہیں اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔

صحابیٔ رسول، سلطانُ الْمُفَسِّرِین حضرت عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جو بندہ دُنیا کو آخرت پر ترجیح دے (مثلاً دُنیوی مستقبل کی فِکْر تو کرے مگر آخرت میں کامیابی کی فِکْر نہ کرے) اُس کے لیے آخرت میں کچھ حِصّہ نہیں، ہاں! اس کے لیے جہنّم ہے۔ ساتھ ہی ساتھ یہ وبال بھی کہ (دُنیوی مستقبل کے لیے) اس کی فِکْروں کا کچھ نتیجہ نہ نکلے گا، اسے دُنیا میں صِرْف وہی کچھ دیا جائے گا، جو پہلے سے لکھا جا چکا ہے۔[1]

دُنیوی فِکْریں چھوڑو! آخرت کے لیے فارِغ ہو جاؤ!

صحابیٔ رسول حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے پارہ: 25، سورۂ شُوریٰ کی یہ آیت تِلاوت فرمائی:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ (پارہ: 25، سورۂ شوریٰ: 20)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اس کے لیے اس کی کھیتی میں اضافہ کر دیتے ہیں۔

پھر فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: اے اِبْنِ آدم! (دُنیوی فِکْریں چھوڑ کر) عِبادت کے لیے فارِغ ہو جاؤ! تمہارے سینے کو مالداری سے بھر دیا جائے گا اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے (مثلاً دُنیوی فِکْروں میں لگے رہو گے، صِرْف دُنیوی مستقبل کا ہی سوچتے رہو گے) تو تمہارے دِل کو مصروفیات (مثلاً دُنیوی مشغولیات) سے بھر دیا جائے گا۔[2]

اللہ پاک ہمیں عَمَل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ... تفسیر درّ منثور، پارہ: 25، سورۂ شوریٰ، زیرِ آیت: 20، جلد: 7، صفحہ: 343۔

2 ... مستدرک لحاکم، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ حم عسق، جلد: 3، صفحہ: 234، حدیث: 3709۔

شَعْبان کے روزوں کی فضیلت

پیارے اسلامی بھائیو! اَلحمدُ لِلّٰہ! **شَعْبان شریف** کی بہاریں لُوٹ رہے ہیں۔ یہ مہینا بھی بڑی برکتوں، عظمتوں والا ہے، پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کَثْرت کے ساتھ نفل روزے اسی مہینے میں رکھا کرتے تھے۔ آپ بھی اِس ماہِ ذیشان میں نفل روزوں کی کَثْرت کا ذہن بنائیے! مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا فرماتی ہیں: پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو میں نے **شَعْبان شریف** سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے نہ دیکھا، آپ صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم سِوائے چند دِن کے پورے ہی ماہ کے روزے رکھا کرتے تھے۔(1) ایک مرتبہ آپ صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم کی خدمت میں سُوال ہوا: رمضان کے بعد کون سے روزے اَفْضَل ہیں؟ **فرمایا: رمضان کی تعظیم کے لیے شَعْبان کے روزے رکھنا۔**(2)

پیارے اسلامی بھائیو! اَلحمدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں **شَعْبان شریف** کے روزوں کی بہار ہے، مختلف مقامات پر سحری اجتماعات کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے، مَاشَآءَ اللّٰہ! کئی عاشقانِ رسول کثرت سے روزے رکھتے ہیں اور مسلسل روزے رکھتے ہوئے **رمضان کریم** سے مِل جاتے ہیں۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! **شَعْبان شریف** اور **رمضان کریم** کی خوب خوب برکتیں نصیب ہوں گی، اللہ پاک عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ

---

1 ...ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی وصال شعبان برمضان، صفحہ:206، حدیث:736۔

2 ...ترمذی، کتاب الزکوۃ، باب ماجاء فی فضل الصدقہ، صفحہ:189، حدیث:663۔

خَاتَمِ النَّبِیِّین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعتکاف کی ترغیب

اَلحمدُ لِلّٰہ! ماہِ رمضان بھی آنے والا ہے۔ رمضان کریم بہت برکتوں والا مہینا، ماہِ رحمٰن، ماہِ نزولِ قرآن اور ماہِ غفران ہے۔

جب بھی آتا ہے رمضان	جان میں آ جاتی ہے جان
خوب ہے رمضاں کی بھی شان	اِس میں اُترا ہے قرآن

اللہ پاک ہمیں ماہِ رمضان دیکھنا، اس میں خوب روزے رکھنا، خوب عبادت کرنا نصیب فرمائے۔ ماہِ رمضان کی ایک اَہَم ترین عِبادت اعتکاف بھی ہے۔ نفل اعتکاف تو کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے لیکن جو اعتکاف سنّتِ مؤکدہ ہے، وہ رمضان شریف میں ہی ہوتا ہے۔ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سے پورے ماہِ رمضان کا اعتکاف کرنا بھی ثابت ہے جبکہ آخری عشرے کا اعتکاف تو ہمارے آقا و مولیٰ، تاجدارِ انبیا صلی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو بہت مَحْبوب تھا، آپ صلی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم آخری عشرے کے اعتکاف کا بہت اہتمام فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ کسی سبب سے رمضان شریف میں اعتکاف نہ ہو سکا تو آپ صلی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے شوال میں اعتکاف فرمایا۔[1]

اعتکاف کے فضائل

❁ مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا سے روایت ہے، پیارے

---

1 ... بخاری، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی الشوال، صفحہ:533، حدیث:2041۔

آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنۡ اِعۡتَکَفَ اِیۡمَاناً وَاِحۡتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡبِہٖ یعنی جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب حاصِل کرنے کی نیت سے اعتکاف کیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[1] ❁ ایک اور روایت میں ہے: جس نے رمضان شریف میں 10 دِن کا اعتکاف کر لیا وہ ایسا ہے جیسے 2 حج اور 2 عمرے کئے۔[2]

اجتماعی سُنَّت اعتکاف کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہے، فیضانِ رمضان پانے، گُناہوں سے بچنے اور نیک نمازی بننے کے لیے عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے تحت دُنیا بھر میں ہزاروں مقامات پر آخری عشرے کا اجتماعی سُنّت اعتکاف کروایا جاتا ہے، آپ بھی کوشش فرمائیے! پورے ماہ کا اعتکاف کرنے کی سَعَادت پائیے! بلکہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (کراچی) میں اعتکاف کیجیے! کہ وہاں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ وقت کے ایک وَلِیّ کامِل کے ساتھ اعتکاف کی سَعَادت ملے گی تو اس کی برکتیں ہی جُدا ہوں گی۔ اِنۡ شَآءَ اللہُ الۡکَرِیۡم! رمضان شریف میں گُناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے، نفل عبادات کا شوق بڑھنے کے ساتھ ساتھ بہت سارا عِلْمِ دین بھی سیکھنے کو ملے گا۔

عطیات کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! آپ کی اپنی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی اس وقت 80 سے زائد

---

1 ... جامِع صغیر، صفحہ: 516، حدیث: 8480۔

2 ... جامِع صغیر، صفحہ: 516، حدیث: 8479۔

شعبہ جات میں دین کی خدمت کرنے میں مصروف ہے۔ اَلحمدُ للہ! ❁ کنز المدارس بورڈ (**Kanz-ul-Madaris Board**) کے نام سے دعوتِ اسلامی کا اپنا تعلیمی بورڈ ہے ❁ ہزارہا جامعات و مدارسُ المدینہ (بوائز اینڈ گرلز) قائم ہیں، جن میں حفظ و ناظرہ، عالِم کورس (درسِ نظامی)، مختلف تَخَصُّصات (**Specialization**)، فرائض علوم کورسز کروائے جاتے ہیں ❁ جامعات و مدارسُ المدینہ (بوائز اینڈ گرلز) میں طلبا کی تعداد لاکھوں میں ہے ❁ بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو قرآن کریم کی تعلیم دینے کے لیے کئی ہزار مدرسۃُ المدینہ بالغان و بالغات ہیں جن میں پڑھنے والوں کی تعداد بھی لاکھوں میں ہے ❁ فیضان آن لائن اکیڈمی (**Faizan Online Academy**) کے ذریعے دینی تعلیم دی جارہی ہے ❁ دینی و شرعی راہنمائی کے لیے **دار الافتاء اہلسنت** قائم کیے گئے ہیں ❁ **المدینۃُ العلمیہ** (اسلامِک ریسرچ سنٹر) کے ذریعے دینی لٹریچر (**literature**) پر تحقیقی کام انجام دیا جارہا ہے ❁ دینی لٹریچر کی اشاعت کے لیے اشاعتی ادارہ **مکتبۃُ المدینہ** قائم کیا گیا ہے ❁ دنیا بھر میں دینی کاموں کی دھوم مچانے کے لیے دعوتِ اسلامی کا پُورا تنظیمی سیٹ اپ ہے، ذیلی حلقے سے لے کر مرکزی مجلسِ شُوریٰ تک پُورا ایک نظام قائم ہے، شہر شہر، گاؤں گاؤں ذِمّہ داران موجود ہیں ❁ عاشقانِ رسول کی تربیت کرکے انہیں دینی کاموں کے لیے ملک و بیرونِ ملک بھیجا جاتا ہے، انہیں باقاعدہ تنخواہیں دی جاتی ہیں اور وہ فارِغُ البال (یعنی کمانے سے بے پروا) ہو کر دِین کی خدمت کرتے ہیں ❁ میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمز پر بھی خدمتِ دین کا سلسلہ جاری ہے ❁ پرنٹ میڈیا (میں بہت سی کتب و رسائل کے ساتھ ساتھ ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے جو کہ اس وقت دُنیا کی 7 بڑی زبانوں میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت ماہنامہ ہے) ❁ سوشل میڈیا (مثلاً، یوٹیوب (**Youtube**)، فیس بک (**Facebook**)،

انسٹاگرام(*Instagram*)وغیرہ) پر مجموعی طور پر تقریباً7 کروڑ فالورز (*Followers*) ہیں جبکہ مجموعی طور پر ویوز کی تعداد لاکھوں میں ہے ❁ اس کے علاوہ مدنی چینل اردو، انگلش، بنگلہ، کِڈز مدنی چینل، بزرگوں کا مدنی چینل اور عربی ویب چینل کے ذریعے دینِ اسلام کی خدمت کی جارہی ہے۔

آپ بھی خِدمتِ دین کے اس کام میں اپنا حِصّہ شامِل کیجئے! اپنے عطیات دعوت اسلامی کو دیجئے، آپ کے چندے یعنی ڈونیشن کو کسی بھی جائز، دینی، اِصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی، بھلائی اور آمدنی بڑھانے کے جائز اور محفوظ کاموں میں لگایا جاسکتا ہے تاکہ بڑھتے ہوئے اخراجات کو پورا کیا جاسکے۔

دعوتِ اسلامی کی قَیُّوم، سارے جہاں میں مچ جائے دُھوم
اس پہ فِدا ہو بچہ بچہ یااللہ! مری جھولی بھر دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی قاعِدہ موبائِل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کا فیضان عام کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے *I.T* ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائِل ایپلی کیشن جاری کی ہے، جس کا نام ہے: **مَدَنی قاعِدہ** (*Madani Qaidah*)۔ اس ایپلی کیشن میں مکمل مَدَنی قاعِدہ اور اس کی آڈیو (*Audio*) شامِل کی گئی ہے یعنی اس ایپلی کیشن میں آپ مَدَنی قاعدے کے جس حرف یا جس لفظ پر کلک (*Click*) کریں گے، آڈیو (*Audio*) میں اس کا تَلَفُّظ چلے گا، یُوں اس ایپلی کیشن کی مدد سے آسانی کے ساتھ مَدَنی قاعِدہ پڑھ کر، اس کی مشق (*Practice*) کر کے دُرُست

مخارج اور ضَروری تجوید سیکھی جاسکتی ہے۔ اس اپیلی کیشن سے خود بھی فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں مشہور غلط مسئلے کی نشاندہی)

مسئلہ: فرض رکعتیں مکمل کرلینے کے بعد باتیں کرنا مکروہِ تنزیہی ہے۔

وضاحت: بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ فرض رکعتیں پڑھ لینے کے بعد اگر باتیں کرلی جائیں تو بعد والی سُنتوں کا ثواب نہیں ملتا یا سِرے سے سُنّتیں ادا ہی نہیں ہوتیں۔ یہ ایک غلط فہمی ہے۔ فرض رکعتوں کے بعد، سُنّتیں وغیرہ پڑھ لینے سے پہلے باتیں کرنا مکروہِ تنزیہی ہے (یعنی گُناہ نہیں، ہاں! شرعًا ناپسندیدہ ہے) اور ایسا کرنے سے بعد کی سُنّتیں ادا ہو جاتی ہیں، ان کا ثواب بھی ملتا ہے، البتہ! ثواب میں کمی آجاتی ہے۔ سُنّت طریقہ یہی ہے کہ فرض رکعتوں کے بعد باتیں وغیرہ کرنے سے بچیں اور فورًا سُنّتیں وغیرہ پڑھ لیں۔ بہارِ شریعت میں ہے: جن فرضوں کے بعد سُنّتیں ہیں، ان میں فرض ادا کرنے کے بعد کلام نہ کرنا چاہیے، اگرچہ سُنَتیں ہو جائیں گی، مگر ثواب کم ہو گا اور سُنّتوں میں تاخیر مکروہ ہے۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...بہارِ شریعت، جلد:1، حصہ:3، صفحہ:537۔

افضل عمل (وظیفہ)

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ

رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے صبح اور شام 100،100 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھا قیامت کے دن اُس سے افضل عمل لے کر آنے والا کوئی نہ ہو گا مگر وہ جو اِس کی مثل کہے یا اُس سے زیادہ پڑھے۔[1] اللہ پاک عَمَل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...مسلم، کتاب الذکر والدعا...الخ، باب فضل التھلیل والتسبیح...الخ، صفحہ:1038، حدیث:2692۔